بجلی کی ترسیل اور کارکردگی کی بہتری کا پروجیکٹ

مزدور پیشہ افراد کے طریقہ ہائے کار کا انتظام

نومبر2021

وزارت توانائی - پاور ڈویژن
حیدر آباد الیکٹریسٹی سپلائی کمپنی (ایچ ای ایس سی او)
ملتان الیکٹرک پاور کمپنی (ایم ای پی سی او)
پشاور الیکٹرک سپلائی کمپنی (پی ای ایس سی)

خلاصہ

تعارف

یہ وزارت توانائی - پاور ڈویژن اور تین ڈسکوز کے مزدور پیشہ افراد کے انتظامی طریقہ کار (ایل ایم پی) کی ضروریات کی وضاحت کرتا ہے جن کے نام حیدر آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی (ایچ ای ایس سی) , ملتان الیکٹرک سپلائی کمپنی (ایم ای سی او) اور پشاور الیکٹرک سپلائی کمپنی ہیں, مجوزہ مزدور پیشہ کے انتظام کے طریقہ کار کے ساتھ جو کہ مزدور پیشہ کے کام کرنے کی صورت حال کے پیش نظر بجلی کی ترسیل اور کارکردگی کی بہتری کے پروجیکٹ (ای ڈی ای آئی پی) کے عمل درآمد ہونے کے مرحلے میں قابل اطلاق ہو گا۔
اس کا مقصد مزدور پیشہ کی سرگرمیوں سے متعلقہ خطرات کی روک تھام اور انتظام کی رہنمائی ہے۔

ایل ایم پی کا اطلاق ہر طرح کے مزدور پر , جو ڈسکوز , کنٹریٹر , سب کنٹریٹر , مزدور پیشہ کی فراہمی کرنے والی ایجنسیوں اور تھرڈ پارٹیوں سے ملازمت پر بھرتی کیے جائیں گے یا پروجیکٹ کے اختتام تک ہر عملے پر ہو گا اور جیسا کہ مناسب ہو گا اس کا علم اور استعمال لازمی ہے۔

اس ترقیاتی منصوبے کے مقاصد منتخب شدہ ترسیل کرنے والی کمپنیوں کے متعلقہ علاقوں میں بجلی کی فراہمی اور عملی کارکردگی کو بہتر کرنا اور توانائی کے شعبہ جات کے اداروں کی صلاحیت کو اس منصوبے کے اطلاق کے زریعے بہتر کرنا ہیں۔

اس جزو کی مالی سرمایہ کاریاں ڈسکوز کے سیکنڈری ٹرانسمشن اور گرڈ (ایس ٹی جی) اور انرجی لاس ریڈکشن (ای ایل آر) پروگراموں میں بجلی کی فراہمی کے اعتبار کو بہتر کرنے اور تکنیکی خرابیوں کو کم کرنے کے لیے کی جائیں گی۔

اس جزو کے تحت مالی اعانت کیے جانے والے ذیلی منصوبوں کو درج ذیل زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- نئے گرڈ سٹیشنز : نئے ایک سو بتیس کے وی گرڈ سٹیشنوں اور متعلقہ ٹرانسمیشن لائنوں کی تعمیر؛
- پہلے سے موجود گرڈ سٹیشنز : موجودہ گرڈ سٹیشنوں اور متعلقہ ٹرانسمیشن لائنوں کا اضافہ، توسیع، تبدیلی، اپ گریڈیشن اور بحالی؛
- ٹرانسمشن لائنیں : کم نقصان والے کنڈکٹرز کے ساتھ ایک سو بتیس کے وی (اور کم) ٹرانسمیشن لائنوں کی تعمیر، بحالی اور دوبارہ کنڈکٹرنگ، جیسے، زیادہ تناؤ میں کم جھکنے والے (ایچ ٹی ایل ایس)
- توانائی کے نقصان میں کمی۔ تیتیس کے وی اور گیارہ کے وی فیڈرز کی توسیع اور بحالی۔

پروجیکٹ میں مزدور پیشہ کے استعمال کا جائزہ

ای ڈی ای آئی پی کے نفاذ میں ذیلی منصوبوں سے وابستہ مختلف سرگرمیوں کے لیے کارکنوں کی مختلف اقسام شامل ہوں گی۔ ای ایس ایس ٹو پروجیکٹ ورکرز کی مندرجہ ذیل چار گروپوں میں درجہ بندی کرتا ہے: (i) براہ راست کارکن، (ii) معاہدہ شدہ کارکن، (iii) بنیادی سپلائی کارکن، اور (iv) کمیونٹی مزدور۔ اس پروجیکٹ کی اس درجہ بندی اور مزدوری کی ضروریات کے مطابق، مزدوروں کے تین گروپ بشمول کنٹریکٹڈ ورکرز، پرائمری سپلائر ورکرز، اور ڈائریکٹ ورکرز اس پروجیکٹ پر لاگو ہوتے ہیں۔ براہ راست کارکنوں کی تخمینہ تعداد کی ابھی تک وضاحت نہیں کی گئی ہے، لیکن امکان ہے کہ ہر ڈی آئی ایس سی او میں بیس سے پچیس افراد ملازم ہوں گے۔ پراجیکٹ ورکرز کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے تاہم جب عمل درآمد شروع ہوگا۔ پروجیکٹ میں کمیونٹی ورکرز نہیں ہوں گے جیسا کہ ای ایس ایس ٹو کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ پروجیکٹ ذیلی منصوبوں کے بنیادی کاموں کے لیے درکار پرائمری سپلائی ورکرز کے ذریعے براہ راست سامان یا مواد فراہم کرے گا۔

اہم ممکنہ مزدور پیشہ افراد کے خطرات کا اندازہ :

ای ڈی ای آئی پی سے وابستہ اہم لیبر خطرات کا اندازہ ممکنہ طور پر خطرناک کام کے ماحول، کام کی جگہ پر حادثات اور واقعات کے متعلقہ خطرے، چائلڈ لیبر اور جبری مشقت، مزدوروں کی آمد اور اس سے منسلک کمیونٹی کی صحت اور حفاظت کے خطرات سے لگایا جاتا ہے، بشمول جنسی استحصال اور بدسلوکی (ایس ای اے)/جنسی طور پر ہراساں کرنے(ایس ایچ) کے خطرات اور اس سیاق و سباق کو جس کے تحت پراجیکٹ کو نافذ کیا جا رہا ہے کو منظم اور کم کرنے کے لیے عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کی صلاحیت خاص طور پر کارکنوں کے لیے چوٹوں اور حادثات کے مختلف خطرات، ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن لائنوں سے متعلق، ڈسٹری بیوشن کے لیے استعمال کیے جانے والے ٹرانسمیشن ٹاورز یا کھمبوں کی سٹرنگنگ اور انسٹالیشن کے دوران اونچائی سے گرنے کے خطرے سے وابستہ ہیں۔ ٹیسٹنگ اور چارجنگ کے مرحلے کے دوران بجلی کا کرنٹ لگنے کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔ دیگر عام خطرات میں آلات کے استعمال کے جسمانی خطرات، پھسل کر گرنے اور گرنے کا خطرہ، بجلی کا جھٹکا، آگ، شور اور مٹی کا سامنا ، گرنے والی چیزوں، خطرناک مواد کا سامنا اور آلات کے استعمال سے متعلق برقی خطرات کا سامنا اور اس کے ساتھ

ساتھ دھول اور اخراج کے نتیجے میں سانس کی بیماریوں کے واقعات کا پھیلاؤ شامل ہیں۔ مزدور پیشہ افراد سے متعلق خطرات کو تخفیف کی درجہ بندی کرتے ہوئے کم کیا جائے گا جس میں شامل ہیں (i) خطرے کا خاتمہ (ii) طریقہ کار، چیز یا آلے کی تبدیلی (iii) خطرناک چیز کے ساتھ رابطے کو روکنا یعنی رکاوٹ پیدا کرنا، گارڈز لگانا (iv) کام کے حفاظتی نظام کا نفاذ جیسے کام کرنے کا اجازت نامہ، کسی خطرناک سرگرمی کو انجام دینے کے لیے محدود وقت متعین کرنا اور (v) مناسب ذاتی حفاظتی سامان کا استعمال

ایک محفوظ اور صحت مند کام کی جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، ڈسکوز صحت اور حفاظت کے تمام ممکنہ خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے مناسب خیال رکھیں گے، جو کام کی جگہ پر ان کے ملازمین یا دیگر افراد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پراجیکٹ پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت کی فراہمی کی تعمیل کو یقینی بنائے گا۔ تمام ٹھیکیداروں کو اپنی پیشکشوں کے حصے کے طور پر اپنے پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت کے پروگراموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرنا لازمی ہو گا۔

مزدور پیشہ افراد کی قانون سازی کا مختصر جائزہ:

شرائط و ضوابط

پاکستان میں بہت سے لیبر قوانین موجود ہیں۔ یہ لیبر قوانین وسیع ہیں اور ان میں صنعتی، تجارتی اور مزدور اداروں سے متعلق کئی آرڈیننس، ایکٹ، قواعد و ضوابط اور دیگر قوانین شامل ہیں۔ پاکستان کا آئین مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے بہت سی دفعات پر مشتمل ہے۔ مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے بین الاقوامی قانون کے تحت پاکستان پر متعدد ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان میں سے بہت سے قوانین بین الاقوامی لیبر کنونشنز کے نفاذ سے متعلق ہیں جن کی پاکستان نے توثیق کی ہے۔ مزدوروں کے حقوق اور بہبود سے متعلق انتہائی متعلقہ قوانین ذیل میں درج ہیں۔

- فیکٹریز ایکٹ، 1934
- انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ
- ورک مین کمپنسیشن ایکٹ 1923
- کم از کم اجرت آرڈیننس، 1961
- اجرت کی ادائیگی ایکٹ 1936
- انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ اسٹینڈنگ آرڈرز آرڈیننس 1968
- میٹرنٹی بینیفٹ آرڈیننس 1958
- اپرنٹس شپ آرڈیننس 1962
- ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ ایکٹ 1976
- بچوں کی مزدوری کا ایکٹ 1991
- بانڈڈ لیبر ایبولیشن ایکٹ 1992
- ورکرز ویلفیئر فنڈ ایکٹ 1971
- کم از کم اجرت (غیر ہنر مند کارکن)، (ترمیم) 2015 معذور افراد (روزگار اور بحالی) ایکٹ 2015
- کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ، 2010
- ٹرانس جینڈر پرسن ایکٹ 2018

2010 میں، پاکستان کے آئین کی 18ویں ترمیم کے تحت مزدوری اور ملازمت کے اختیار صوبوں کو منتقل ہوئے، جس کے نتیجے میں وفاقی لیبر قوانین آئین پاکستان کے آرٹیکل 270 (6) الف کے تحت صوبوں پر لاگو ہوئے۔ ہر صوبے نے مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی لیبر پالیسی بنائی ہے۔ ہر صوبے کی 2018 کی لیبر پالیسی میں اہم موضوعاتی شعبوں کو شامل کیا گیا ہے جس میں بنیادی توجہ مزدوروں کے معیارات کے موثر نفاذ، کام کی جگہ کی حفاظت میں بہتری، رہنے کے اخراجات، بچے/ جبری مشقت کرنے والے مزدور، آگاہی کی ترویج، مزدوروں کے معائنے کے نظام میں عمدہ کارکردگی پر مرکوز ہے۔

لیبر قانون سازی کا جائزہ:

پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت

کارکنوں کو او ایچ ایس کے خطرات کے خلاف تحفظ مختلف بین الاقوامی، قومی اور صوبائی قوانین میں شامل ہے تاکہ صحت کے لیے منفی عوامل کے نتیجے میں ہونے والے خطرات سے ان کے روزگار میں کارکنوں کی جسمانی، ذہنی اور سماجی حالت کے اعلیٰ ترین معیار کو فروغ دیا جا سکے۔ حکومت پاکستان تمام متعلقہ کنونشنز اور بین الاقوامی کنونشنز کی سفارشات کی توثیق، اطلاق اور نفاذ کی پابند ہے۔ آئی ایل او نے چالیس سے زیادہ ضوابط وضع کیے ہیں، خاص طور پر پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت (او ایس ایس) کے مسائل سے متعلق۔ پاکستان میں دو ہزار سترہ سے پہلے پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت کے مسائل پر کوئی آزاد قانون سازی

نہیں تھی۔ ان مسائل کو کنٹرول کرنے والا مرکزی قانون فیکٹریز ایکٹ 1934 کا باب 3 ہے۔ اس ایکٹ کے تحت تمام صوبوں نے فیکٹریز رولز وضع کیے ہیں۔ او ایچ ایس کی شقیں درج ذیل قوانین میں شامل ہیں۔

- فیکٹریز ایکٹ 1934
- پنجاب فیکٹریز رولز 1978
- سندھ فیکٹریز رولز 1975
- مغربی پاکستان خطرناک پیشوں کے قواعد 1963
- ویسٹ پاکستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس، 1969
- پاکستان انوائرمینٹل پروٹیکشن ایکٹ، 1997 (خطرناک مادہ کے قوانین، 2003)
- سندھ ورکرز کمپنسیشن ایکٹ، 2016
- سندھ ایمپلائز سوشل سیکیورٹی ایکٹ، 2016
- سندھ شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 2015؛
- سندھ فیکٹریز ایکٹ 2015
- سندھ پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت ایکٹ، 2017
- سندھ پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت کے قواعد، 2019،

نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے صارفین، ملازمین اور ٹھیکیداروں کی زندگیوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے نیپرا ایچ ایس ای کوڈ اور نیپرا سیفٹی کوڈ تیار کیا ہے۔ 2018 میں، پاکستان کی پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت کو ایکٹ کے تحت تیار کردہ قواعد و ضوابط کے نفاذ کی اجازت دے کر کام پر لوگوں کے لیے محفوظ اور بہتر کام کے حالات کو یقینی بنانے کے لیے جاری کیا گیا۔ ایکٹ کے تحت، وفاقی حکومت نے پیشہ ورانہ صحت، حفاظت اور خیریت سے متعلقہ قانون سازی، شرائط و ضوابط، معیارات اور پالیسیوں کی منظوری کے لیے پاکستان نیشنل او ایچ ایس کونسل کو قائم کیا ۔ کونسل نے نیشنل او ایچ ایس ڈائریکٹوریٹ قائم کیا ہے تاکہ کونسل کی طرف سے منظور شدہ قومی او ایچ ایس کی پالیسیوں کے نفاذ اور قومی او ایچ ایس کے معیارات کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کر سکے۔ سندھ کے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے سندھ میں کام کی جگہ کی حفاظت اور صحت کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ ایکشن پلان کے مطابق آئی ایل او کے تعاون سے پہلا جامع او ایس ایچ قانون تیار کیا ہے۔ اس کے بعد پنجاب نے پنجاب آکیوپیشنل ہیلتھ اینڈ سیفٹی ایکٹ 2019 نافذ کیا۔

ورلڈ بینک گروپ (ڈبلیو بی جی) کے پاس ماحولیات، صحت اور حفاظت (ای ایچ ایس) کے لیے رہنما ہدایات ہیں جو عام مسائل کے ساتھ ساتھ شعبے سے متعلق سرگرمیوں کے لیے مفید حوالہ جات کے طور پر کام کرتی ہیں۔ ورلڈ بینک گروپ کے ذریعے مالی اعانت فراہم کرنے والے منصوبوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پالیسیوں اور معیارات کے مطابق ان رہنما ہدایات کی تعمیل کریں گے۔ ای ایچ ایس کی ہدایات بنیادی طور پر پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت، سماجی صحت اور حفاظت کے ساتھ ساتھ تعمیرات اور معزولی سے متعلق ہیں۔

ذمہ دار عملہ

ہر ڈی آئی ایس سی او کے پی ایم یو پراجیکٹ مینجمنٹ کی مجموعی ذمہ داری ہے کہ وہ ایل ایم پی کے نفاذ کے تمام پہلوؤں ,خاص طور پر ٹھیکیدار کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے نگرانی کرے، پی ایم یو کی ٹیم ایل ایم پی کی فراہمی پر عمل درآمد اور نگرانی کرے گی۔ پی ایم یو کے ذریعے ذیلی منصوبوں کی منظوری کے بعد، ٹھیکیداروں کو جگہوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک او ایچ ایس ماہر اور او ایس ایچ انسپکٹرز کو شامل کرنا چاہیے۔ ٹھیکیدار کے او ایس ایچ عملے کی نگرانی ہر ڈی آئی ایس سی او کے نگران کنسلٹنٹس اور پی ایم یو اپنے حفاظتی ڈائریکٹوریٹ کی مدد سے کریں گے۔ ٹھیکیدار اس ایل ایم پی میں بیان کردہ تصریحات کے مطابق ریکارڈ رکھیں گے۔ ٹھیکیداروں کو کارکن کی شکایات کے ازالے کا ایک طریقہ کار پیش کرنا ہو گا جو اس ایل ایم پی میں کم از کم ضروریات کا جواب دے۔ ڈسکوز مزدوروں کی آمد سے منسلک خطرات سے نمٹنے کے لیے تربیت حاصل کریں گے اور مطلوبہ تربیت کے لیے ایک شیڈول فراہم کریں گے۔ کمیونٹیز کے ساتھ اپنے کام میں صنفی تفاوت کو کم کرنے کے لیے، عملہ ایس ای اے / ایس ایچ کی روک تھام، ضابطہ اخلاق کے ساتھ ساتھ عام طور پر صنف اور جی بی وی سے متعلق تربیت حاصل کرے گا۔

پالیسیاں اور طریقہ کار

ڈسکوز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ منصوبے کے نفاذ کے مرحلے کے ساتھ ساتھ حادثات، پیشہ ورانہ امراض اور ایس ای اے / ایس ایچ کی روک تھام کے دوران پالیسیوں اور طریقہ کار پر عمل کیا جائے۔ پی ایم یو کے مختلف عہدوں کے معاہدوں کی الاٹمنٹ کے بعد اگر ضرورت پڑی تو ان پالیسیوں اور طریقہ کار کو اپ ڈیٹ اور تبدیل کیا جائے گا۔ ملازمت کے تعلقات کے کسی بھی پہلو کے حوالے سے کوئی امتیاز نہیں ہوگا، بشمول بھرتی، معاوضہ، کام کے حالات اور ملازمت کی شرائط، تربیت تک رسائی، ترقی یا

ملازمت کا خاتمہ۔ ڈسکوز قانون سازی کی تعمیل کرنے کے لیے پرعزم ہیں جو پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت کی ضروریات سے متعلق ہے جیسا کہ او ایچ ایس کو چلانے والے مرکزی قانون میں پاکستان کی پیشہ ورانہ صحت اور حفاظتی ایکٹ 2018 اور فیکٹریز ایکٹ 1934 درج ہے۔ عمر کی تصدیق کے طریقہ کار کے بعد چائلڈ لیبر پر پابندی ہوگی۔ . تمام پروجیکٹ ورکرز لیبر کی آمد یا ایس ای اے / ایس ایچ مسائل کے خطرات کو روکنے کے لیے متعلقہ سیمینارز اور تربیت سے گزریں گے۔ پراجیکٹ کام کی جگہ پر صنفی مساوات سے متعلق قومی لیبر قوانین کی تعمیل کرے گا، جس میں زچگی کی چھٹی اور نرسنگ کے وقفے اور مناسب بیت الخلاء اور دھونے کی سہولیات شامل ہوں گی، مرد اور خواتین کارکنوں سے الگ ہوں گے۔ تمام پی ایم یو ماہانہ بنیادوں پر مندرجہ بالا پالیسیوں اور طریقہ کار کے نفاذ کی صورتحال کے بارے میں رپورٹ کریں گے۔ پیشہ ورانہ موت یا سنگین چوٹ کی صورت میں، پی ایم یو ایسے واقعات سے آگاہ ہوتے ہی بینک کو رپورٹ کرے گا، اور سرکاری حکام کو مطلع کرے گا۔

ملازمت کی عمر

پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 11(3) 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی بھی کارخانے یا کسی اور خطرناک ملازمت پر ممنوع قرار دیتا ہے۔ فیکٹریز ایکٹ، 1934 کے تحت کوئی بالغ ملازم، جس کی تعریف ایک کارکن کے طور پر کی گئی ہے جس نے اپنی عمر کا 18 سال مکمل کر لیا ہے، کسی بھی ادارے میں کام کرنے کی ضرورت یا اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس کے لیے کارکنوں کو سرکاری دستاویزات فراہم کرنے کی ضرورت ہوگی، جس میں پیدائش کا سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ، پاسپورٹ، یا میڈیکل یا اسکول کا ریکارڈ شامل ہوسکتا ہے۔

ملازمت کی شرائط و ضوابط

ای ڈی ای آئی پی ملازمین پر لاگو ہونے والی ملازمت کی شرائط و ضوابط لیبر رولز میں بیان کیے گئے ہیں ان تمام پروجیکٹ ملازمین پر لاگو ہوں گے جنہیں پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے تفویض کیا گیا ہے ۔ پارٹ ٹائم ڈائریکٹ ورکرز کی شرائط و ضوابط کا تعین ان کے انفرادی معاہدوں سے ہوتا ہے۔ ڈسکوز اپنے تمام ملازمین اور ممکنہ ملازمین کے لیے مساوی مواقع کے لیے پرعزم ہیں جہاں ہر ایک کے ساتھ عزت اور وقار کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے اور جہاں سب کے لیے یکساں مواقع موجود ہیں۔ پراجیکٹ ورکرز کے کام کے عام اوقات 5 دن یا 40 گھنٹے کام کے ہفتے کے لیے دن میں 8 گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوں گے، کھانے کے وقت کے علاوہ۔ ہر پروجیکٹ ورکر اختتام ہفتہ (ہفتہ اور اتوار) کے دوران 2 دن کے آرام کا حقدار ہے۔ مزدور ریاست کی طرف سے تسلیم شدہ باقاعدہ تعطیلات پر بھی آرام کے دن کے حقدار ہوں گے۔ زچگی کے فوائد آرڈیننس 1958 کے تحت، حاملہ خواتین کو مکمل تنخواہ کے ساتھ 12 ہفتوں کی مدت کے لیے بھی اجازت ہے۔ آجر کے لیے زچگی کی چھٹی پر رہنے والی خاتون کارکن کو برخاست کرنا غیر قانونی ہے۔ صوبائی حکومتیں کم از کم اجرت آرڈیننس 1961 کے سیکشن (3) کے تحت اجرت کی شرحوں کا فیصلہ کرنے کے لیے کم از کم اجرت بورڈ تشکیل دیتی ہیں جن پر سالانہ نظر ثانی کی جاتی ہے۔ ورکرز ویلفیئر قانون سازی میں ایمپلائیز اولڈ ایج بینیفٹ ایکٹ 1976 (بڑھاپے کی پنشن، بڑھاپے کی گرانٹ، ناجائز اور بیوہ پنشن کے لیے دفعات کے ساتھ) شامل ہے۔ معاہدہ ختم کرنے کے لیے، ملازمت سے تعلق منقطع کرنے سے پہلے ایک ماہ کا نوٹس دیا جانا چاہیے یا نوٹس کے بدلے میں ایک ماہ کی اجرت کی ادائیگی فراہم کی جا سکتی ہے۔ قانون آجر کو اس کے پیچھے وجہ بتاتے ہوئے تحریری طور پر برطرفی کا سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کا بھی پابند کرتا ہے۔ کام کی مدت کے دوران کارکن کی طرف سے کسی بھی قسم کی چوٹ، بیماری یا حادثے کو ہائرنگ اتھارٹی یا اس کے نمائندے کے ذریعے قریبی کلینک یا ہسپتال میں پہنچایا جائے گا۔ اجتماعی سودے بازی کو مزدوروں کا ٹریڈ یونینوں کا حصہ بننے کا بنیادی حق بھی کہا گیا ہے۔

شکایات کے ازالے کا طریقہ کار

صنعتی تعلقات آرڈیننس (آئی آر او) 2002 کے آرٹیکل 46 کے مطابق، ایک کارکن کسی بھی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت ضمانت یافتہ یا محفوظ کردہ کسی حق کے سلسلے میں اپنی شکایت لا سکتا ہے۔ ہر ڈی آئی ایس سی او پراجیکٹ ورکرز کے لیے ایک جی آر ایم قائم کرے گا (یا مجموعی جی آر ایم میں پروویژن کرے گا) تاکہ پراجیکٹ کی افادیت سے پہلے لیبر یا کام کی جگہ سے متعلق خدشات کو قابل اطلاق قومی اور صوبائی قوانین اور ای ایس ایس ٹو سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ ورکر کا جی آر ایم ورلڈ بینک کے ای ایس ایس ٹو- لیبر اور ورکنگ کنڈیشنز کی ضروریات پر مبنی ہوگا۔ ای اینڈ ایس ماہرین کارکنوں کی شکایات کی ریکارڈنگ اور تصفیہ کی نگرانی کریں گے اور پی ایم یو کو اپنی ماہانہ پیشرفت رپورٹ کریں گے۔ اس عمل کی پیروی جی آر ایم فوکل پوائنٹ، ماحولیات اور سماجی ترقی کے ماہرین کریں گے جو پروجیکٹ کے جی آر ایم کے ذمہ دار ہوں گے۔ تمام متعلقہ ذمہ دار عملہ کام سے متعلق کسی بھی مسائل اور خدشات پر بات چیت کرنے کے لیے پراجیکٹ کے کارکنوں کے ساتھ باقاعدگی سے ملاقاتیں کریں گے۔ کسی کارکن کی طرف سے اٹھائی گئی ہر شکایت کو پی ایم یو اور ٹھیکیداروں کی طرف سے اس طرح کی شکایت کو دور کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات کے ساتھ دستاویز کیا جائے۔

کنٹریکٹ مینجمنٹ

ڈسکوز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ٹھیکیدار، جائز اور قابل اعتماد ادارے ہیں اور ان کے پاس اس ایل ایم پی کی تعمیل میں لیبر کے انتظام کے لیے طریقہ کار قائم ہیں۔ ٹھیکیداروں کے ساتھ معاہدوں میں کام کی جگہ پر مزدوری اور تحفظ کے بارے میں موجودہ قانون سازی کی تعمیل کرنے کی ذمہ داری کی فراہمی شامل ہوگی۔ ڈسکوز کنٹریکٹ شدہ ورکرز کے سلسلے میں ٹھیکیداروں کی کارکردگی کی نگرانی کریں گے، ٹھیکیداروں کی طرف سے اپنے کنٹریکٹ کے معاہدوں کی تعمیل پر توجہ دیں گے۔

پرائمری سپلائی ورکرز

پروجیکٹ کے تحت تعمیراتی کام کے لیے بنیادی سامان کی ضرورت ہوگی جس میں مجوزہ بنیادی ڈھانچے کے کاموں کے لیے ضروری تعمیراتی سامان بھی شامل ہے۔ پی ایم یو اور کنسلٹنٹس اس طرح کے خطرے کی شناخت/تشخیص کے بعد سپلائرز سے بنیادی سامان کی خریداری کا جائزہ لیں گے اور اس کی منظوری دیں گے۔ ڈسکوز سول ورکس کے تحت سامان اور مواد کی ضروریات کی خریداری کی نگرانی کریں گے۔ پراجیکٹ کنٹریکٹرز انہی شرائط کے تحت مواد اور آلات کی خریداری اور فراہمی کے ذمہ دار ہوں گے اور اس کے کنٹریکٹنگ معاہدوں میں ای ایس ایچ ایس کے پہلوؤں پر وضاحتیں ہوں گی۔